ہو چکے ہیں۔ لیکن اب عرصہ سے ناپید تھی۔ جناب ناشر کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ ان کی محنت اور سعی نے اس گنجِ شائگاں کو پھر قابلِ حصول بنا دیا اور وہ بھی اس شان کے ساتھ کہ یہ ایڈیشن گذشتہ تمام اڈیشنوں پر صوری اور معنوی ہر حیثیت سے سبقت لے گیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ اڈیشنوں میں جو نقائص تھے مثلاً پہلے اڈیشن کی زبان بڑی مرصع اور پُر تکلف تھی جو ایک تاریخی کتاب کے لئے ناموزوں ہے۔ سرسید کی زندگی میں ہی اس کا دوسرا اڈیشن شائع ہوا تو زبان کی تبدیلی کے ساتھ۔ تیسرے ایڈیشن میں کتاب کا چوتھا باب جو بہت اہم تھا پورا ہی غائب تھا، پھر اس اڈیشن میں متفرق مقامات اور عمارتوں کا حال بھی شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔ حوالہ جات بھی کہیں کہیں تشنہ تھے، نقشے بھی مکمل نہیں تھے۔ اس اڈیشن میں یہ سب نقائص دور کر دیئے گئے ہیں اور مزید اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ بعض مضامین جن میں کچھ ابہام تھا اُن کی تصریح تعلیقات کے ذریعہ کر دی گئی ہے اور آخر میں ان تعلیقات کے مآخذ کی فہرست بھی مذکور ہے۔ علاوہ ازیں اشخاص و مقامات کا مبسوط اشاریہ بھی شامل ہے۔ غرضکہ یہ اڈیشن نہایت دیدہ زیب اور مکمل ہے، ملک میں اُردو زبان کی موجودہ زبوں حالی کے دور میں ایک پرانی اور ضخیم کتاب کو اس اہتمام سے صرفِ زرِ کثیر کے ساتھ چھاپ دینا اُردو زبان کے ساتھ عشق و محبت اور خود اپنے اوپر اعتماد کا معجزہ ہے۔ اُردو کے قدردانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے ناشرین کی حوصلہ افزائی کا سامان کریں تاکہ چراغ سے چراغ کے روشن ہونے کی سنت قائم رہے۔

تفضیح الغافلین (وقائع زمان نواب آصف الدولہ) مرتبہ۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار

تقطیع متوسط۔ ضخامت دو سو صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت دس روپیہ۔

پتہ:۔ انسٹی ٹیوٹ آف اورنٹیل اسٹڈیز صولت پبلک لائبریری رام پور۔

مرزا ابو طالب اصفہانی لکھنوی جو لندن کا سفر کرنے کے باعث لندنی کے لقب سے بھی مشہور ہیں۔ نواب آصف الدولہ کے امراء میں شامل تھے۔ اس حیثیت سے انھوں نے بعض بڑے اہم کام انجام دیئے اور اسی وجہ سے وہ مصائب بھی برداشت کئے جو اس دورِ انحطاط و زوال میں امراء اور وزراء کا مقدر ہو گئے تھے، نواب وزیر کے علاوہ مرزا کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے حکام و سربرآوردہ لوگوں کا بھی بڑا اعتماد حاصل تھا۔ اسی وجہ سے اُن کو لکھنؤ میں شکایت ہوتی تھی تو اُس کے تدارک کیلئے